DARAZ APP پر ریویوز بڑھانے کے لیے PRODUCT RANKING کروانے کا حکم

(دعوت اسلامی)
دارالافتاء اہلسنت
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: GRW-341 تاریخ: 26-05-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ دراز ایپ (DARAZ APP) پر بیچنے کے لیے جب ہم کوئی پروڈکٹ لگاتے ہیں، تو وہ آخری صفحے پر، یا یوں کہیے کہ ہزاروں یا لاکھوں پروڈکٹ کے درمیان کہیں ہوتی ہے، جب اس چیز کے بارے میں کوئی سرچ کرتا ہے، تو ہماری چیز ابتدائی لسٹ میں کسٹمر کے سامنے ظاہر نہیں ہوتی، اور کسٹمر عموماً شروع میں ظاہر ہونے والی ہی 10، 15 میں سے کسی ایک کا انتخاب کر لیتا ہے، یوں ہماری چیز فروخت نہیں ہوتی اور اس کے اوپر ریویوز نہیں ملتے، لہٰذا ہم نئے سیلرز اپنی پروڈکٹ کو شروع میں لانے کے لیے پروڈکٹ رینکنگ PRODUCT RANKING کرواتے ہیں، پروڈکٹ رینکنگ کا ایک طریقہ TVVRO: ہے، اس کا طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ ایک ہی شخص کے مثلاً: 50 اکاؤنٹس ہوتے ہیں، ہم اسے ایک پروڈکٹ سیل کرتے ہیں، اسی شرط کے ساتھ کہ آپ نے اچھی رائے دینی ہے، نیز اس سے ہم یہ بھی طے کرتے ہیں کہ آپ اپنے باقی 50 اکاؤنٹس سے بھی اچھی رائے دیں اور ہر اکاؤنٹ پر رائے دینے کی قیمت طے ہو جاتی ہے، مگر دیگر اکاؤنٹس سے وہ ہم سے کوئی چیز خریدتا نہیں، لیکن ریویو دینے کے لیے پہلے خریداری ہونا چونکہ ضروری ہوتا ہے، اس لیے پہلے یہ کرنا پڑتا ہے کہ وہ ان اکاؤنٹس سے ہمیں خریداری کا آرڈر دے، ہم اس کے آرڈر کے مطابق اس چیز کا بیچنا ظاہر کریں، تو وہ ریویو دے سکے گا یعنی دیگر اکاؤنٹس سے کوئی خریداری نہیں ہوئی، مگر ریویوز دینے کے لیے اس میں خرید و فروخت کی ظاہری صورت کو اپنانا پڑتا ہے، جبکہ حقیقت میں ان اکاؤنٹس سے نہ ہم اس کو کوئی چیز دیتے ہیں، نہ ہی وہ ہمیں ان کے بدلے کوئی قیمت ادا کرتا ہے، معلوم یہ کرنا ہے کہ اپنی پروڈکٹ پہلے پیج پر لانے کے لیے اور ریویوز بڑھانے کے لیے مذکورہ طریقہ کار (پروڈکٹ رینکنگ) اختیار کرنا اور ان کو پیسے دینا

شرعاً جائز ہے یا ناجائز؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پروڈکٹ رینکنگ کا مذکورہ بالا طریقہ جھوٹ، دھوکے اور ناجائز صورتوں پر **مشتمل** ہے، لہذا اس طرح پروڈکٹ رینکنگ کرنے اور کروانے کی شرعاً اجازت نہیں، ایسا کرنے والے گنہگار ہوں گے۔ اور اس پروڈکٹ رینکنگ کے عوض پیسے دینا اور لینا بھی جائز نہیں۔

تفصیل اس میں یہ ہے کہ

(1) جھوٹ:

پروڈکٹ رینکنگ کا یہ طریقہ جھوٹ پر مشتمل ہے کہ جن اکاؤنٹس سے اس نے کوئی چیز خریدی نہیں اور آپ نے اس کو کوئی چیز بیچی نہیں، مگر ان میں خرید و فروخت ہونا ظاہر کیا گیا، یہ خلاف واقع بات ہے اور خلاف واقع بات جھوٹ ہوتی ہے، یونہی اس خریداری کے اوپر رائے دیتے ہوئے یہ ظاہر کرنا کہ میں نے خریدی ہے اور اس پر میری یہ رائے ہے یہ بھی خلاف واقع بات، جھوٹ ہے اور جھوٹ بولنا ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے، قرآن مجید میں جھوٹ بولنے والوں پر خدا کی لعنت آئی اور کثیر احادیث میں اس کی مذمت، برائی اور وعید بیان فرمائی گئی۔ اور جھوٹ بول کر تجارت کرنے والے تاجر کو حدیث میں بدکار فرمایا گیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: إذا كذب العبد تباعد عنه الملك ميلا من نتن ما جاء به "یعنی جب بندہ جھوٹ بولتا ہے، تو اس کے جھوٹ کی بدبو سے فرشتہ ایک میل دور چلا جاتا ہے۔

(سنن الترمذی، باب ماجاء فی الصدق والکذب، ج4، ص307 شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابي الحلبي، مصر)

صدر الشریعہ حضرت علامہ مولانا مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی نقل فرماتے ہیں: "امام احمد و ابن خزیمہ و حاکم و طبرانی و بیہقی عبد الرحمن بن شبل اور طبرانی معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: "تجار بدکار ہیں۔" لوگوں نے عرض کی، یارسول اللہ! (عزوجل و

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کیا اللہ تعالیٰ نے بیع حلال نہیں کی ہے؟ فرمایا: "ہاں! بیع حلال ہے ولیکن یہ لوگ بات کرنے میں جھوٹ بولتے ہیں اور قسم کھاتے ہیں، اس میں جھوٹے ہوتے ہیں۔"

(بہار شریعت، ج2، حصہ 11، صفحہ 612، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

(2) دھوکا:

پروڈکٹ ریٹنگ کا یہ طریقہ دھوکا دینے پر مشتمل ہے کہ اس میں فیک اکاؤنٹس سے فیک طریقے سے خریداری اور ریویوز کو بڑھا دیا جاتا ہے جس سے اس چیز کے انتخاب اور اس کی قیمت میں کسٹمرز کو دھوکا ہوتا ہے کہ دیگر کسٹمرز کسی چیز کی زیادہ خریداری اور اس کے ریویوز و اچھی رائے کو دیکھ کر گمان کر لیتے ہیں کہ اتنے زیادہ لوگوں نے اسے خریدا اور پسند کیا ہے اسی بنیاد پر وہ چیز کو عمدہ سمجھتے ہوئے منتخب کر لیتے ہیں اور بسا اوقات زیادہ اچھے ریویوز دیکھ کر زیادہ قیمت دینے پر بھی رضامند ہو جاتے ہیں، اگر کسٹمر کو معلوم ہو کہ یہ سب فیک طریقے سے بڑھایا گیا ہے، تو وہ ہر گز اس کو لینے پر راضی نہیں ہو گا۔ اور دھوکا دینا بھی ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

دھوکے کی مذمت اور اس کے ناجائز و حرام ہونے میں بکثرت احادیث وارد ہوئی ہیں، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وعلیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: "لیس منا من غشنا" وہ ہم میں سے نہیں جو ہمیں دھوکہ دے۔

(صحیح مسلم، جلد 1، صفحہ 70، سنن ابو داؤد، جلد 2، صفحہ 133 مطبوعہ لاہور)

اس حدیث پاک کے تحت فیض القدیر میں ہے: "والغش ستر حال الشئ "یعنی دھوکا سے مراد کسی شی کی اصل حالت کو چھپانا ہے۔ **(فیض القدیر، جلد 6، صفحہ 240، مطبوعہ بیروت)**

ایک اور حدیث مبارک میں ہے: "من غشنا فلیس منا والمکر والخداع فی النار" ترجمہ: جس نے دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں اور مکر کرنے والا اور دھوکا دینے والا دونوں جہنمی ہیں۔

(جامع الصغیر مع فیض القدیر، ج 6، ص 241، مطبوعہ بیروت)

(ب) دھوکا دہی کے پہلو سے یہ عمل "بیع نجش" کی طرح ہے، جس میں خریداری مقصد نہیں ہوتی، لیکن دوسرے خریدار کو راغب کرنے کے لیے وہ بظاہر خریداری والا معاملہ کرتا ہے یا اس چیز کے وہ اوصاف بیان کرتا ہے جو اس میں نہیں، تاکہ دوسرا شخص اس سے دھوکا کھائے اور اسے خرید لے، پروڈکٹ ریٹنگ کے اس طریقے

میں بھی یہی کیا جاتا ہے کہ خریداری مقصود نہیں، مگر دیگر کو راغب کرنے کے لیے متعدد اکاؤنٹس سے خریداری والا بظاہر معاملہ اپنایا جاتا ہے، اور اس پر اچھی رائے دینی ہوتی ہے اور اچھی رائے دینے میں بھی بسا اوقات وہ بات و خوبی بیان کی جاتی ہے جو چیز میں نہیں ہوتی۔ لہذا یہ جدید صورت بھی بیع نجش کی مانند ہی ہے اور "بیع نجش" کی ممانعت تو احادیث شریفہ میں صراحت کے ساتھ آئی ہے، لہذا اس کی رو سے بھی پروڈکٹ رینکنگ کا یہ عمل جائز نہیں۔

بیع نجش کے متعلق حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے: "نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن النجش" ترجمہ: سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع میں نجش سے منع فرمایا۔

(صحیح البخاری، جلد1، صفحہ287، مطبوعہ کراچی)

علامہ طیبی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "وأصله الإغراء والتحريض، وإنما نهي عنه لما فيه من التغرير" ترجمہ: بیع نجش کی اصل دھوکا دینا اور دوسرے کو ابھارنا ہے اور اس سے اس لیے منع فرمایا گیا کہ اس میں دھوکا دینا پایا جاتا ہے۔ **(شرح المشکاۃ للطیبی، جلد07، صفحہ2143، مطبوعہ الریاض)**

حاشیہ شلبی میں ہے: "قال الأتقاني والمعنى في كراهية النجش الغرور والخداع" یعنی بیع نجش کی کراہت کی وجہ غرر اور دھوکا ہے۔ **(حاشیۃ الشلبی علی ھامش تبیین الحقائق، ج4، ص67، مطبوعہ القاھرہ)**

مبسوط سرخسی میں ہے: " إنما يقصد أن يرغب الغير في شرائها به وهذا من باب الخداع والغرور" یعنی بیع نجش میں خریداری اس کا مقصد نہیں، بلکہ اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ غیر کو اس قیمت پر خریداری میں راغب کرے، لہذا یہ غرر و دھوکا دینے کے باب سے تعلق رکھتا ہے۔

(مبسوط سرخسی، ج15، ص76، دار المعرفہ، بیروت)

بدائع الصنائع میں حدیثِ مبارک سے نجش کی ممانعت بیان کرنے کے بعد فرمایا: "لأنه احتيال للإضرار بأخيه المسلم" نجش اس وجہ سے بھی ناجائز ہے کہ یہ مسلمان بھائی کو نقصان پہنچانے کا ایک حیلہ ہے۔

(بدائع الصنائع، ج5، ص233، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

در مختار اور رد المحتار میں ہے: "كره النجش (لحديث الصحيحين)۔۔: أن يزيد ولا يريد الشراء أو يمدحه بما ليس فيه ليروجه (تفسير آخر، عبر عنه في النهر: بقيل نقلا عن القرماني في شرح

المقدمة قال: وفي القاموس ما يفيده)" في القوسين عبارة من رد المحتار "یعنی بیع نجش مکروہ ہے اور نجش یہ ہے کہ ثمن بڑھائے، مگر خریدنا نہ چاہتا ہو یا چیز کی تعریف میں وہ کہے جو اس میں نہیں پائی جاتی اس لیے کہ اس چیز کو وہ فروغ دے۔ یہ نجش کی دوسری تفسیر ہے۔ "نہر" میں اسے قرمانی سے نقل کرتے ہوئے قیل سے تعبیر کیا، اور قاموس میں ایسی عبارت ہے، جو اس تفسیر کا افادہ کرتی ہے۔ (ردالمحتار، ج5، ص101، دارالفکر)

صاحب بحر بیع نجش کے مکروہ تحریمی، گناہ ہونے کی صراحت کرنے اور اس پر دلائل دینے کے بعد نجش کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:" وفي القاموس النجش أن تواطئ رجلا إذا أراد بيعا أن تمدحه أو أن يريد الإنسان أن يبيع بياعة فتساومه بها بثمن كثير لينظر إليك ناظر فيقع فيها أو أن تنفر الناس عن الشيء إلى غيره "یعنی نجش یہ ہے کہ جب کوئی بیع کا ارادہ رکھتا ہو، تو اسے اس چیز کی طرف روندے (جھکائے ، کھینچے) بایں طور کہ تو چیز کی تعریف کرے یا نجش یہ ہے کہ کوئی انسان بیع کرنا چاہتا ہے، تو اس کے ساتھ کثیر ثمن کے ساتھ سودا کرے، تا کہ دیکھنے والا یہ دیکھ کر اس بیع میں واقع ہو جائے یا یہ ہے کہ تو لوگوں کو کسی چیز سے اس کے غیر کی طرف بھگائے۔ (بحرالرائق، ج6، ص107، دارالکتاب الاسلامی)

موسوعہ فقہیہ کویتیہ میں ہے:" أصل النجش: الاستتار؛ لأن الناجش يستر قصده، ومنه يقال للصائد: ناجش لاستتاره. وقد عرفه الفقهاء بأن يزيد الرجل في الثمن ولا يريد الشراء، ليرغب غيره. أو أن يمدح المبيع بما ليس فيه ليروجه "یعنی نجش کی اصل پردہ ڈالنا، چھپانا ہے، کیونکہ ناجش بھی اپنا قصد چھپا لیتا ہے، اس سے شکار کرنے والے کو بھی ناجش کہا جاتا ہے، کیونکہ وہ بھی اپنا قصد چھپا لیتا ہے اور فقہا نے اس کی یوں تعریف کی ہے کہ کوئی شخص خریدنا نہ چاہتا ہو، مگر ثمن بڑھائے تا کہ وہ دیگر کو اس چیز کی خریداری کی طرف رغبت دے یا مبیع کا وہ وصف بیان کرے جو اس میں نہیں تا کہ اس چیز کو فروغ دے۔

(موسوعه فقهيه كويتيه، ج9، ص220، دارالسلاسل، الكويت)

مزید اسی میں ہے:" سمي بذلك لأن الناجش يثير الرغبة في السلعة، قال في النهاية: هو أن يمدح السلعة لينفقها ويروجها" نجش نام دینے کی وجہ یہ ہے کہ ناجش سامان میں رغبت پر ابھارتا ہے اور نہایہ میں ہے کہ وہ سامان کی تعریف اس لیے کرتا ہے، تا کہ اسے رائج کرے، فروغ دے۔

(موسوعه فقهيه كويتيه، ج37، ص159، مطابع دار الصفوة، مصر)

(3)شرط فاسد:

پروڈکٹ رینکنگ کا یہ طریقہ ناجائز شرط پر بھی مشتمل ہے۔ کہ پہلی خریداری جو باقاعدہ ہوتی ہے اور چیز بھی خریدار کے سپرد کی جاتی ہے، اس میں یہ طے کیا جارہا ہے کہ یہ کسٹمر اپنے دیگر اکاؤنٹ سے اچھی رائے دے، تو اس کو اتنے پیسے دیں گے، تو یہ پہلی بیع میں اجارے کی شرط ہے اور بیع میں اجارہ کی شرط لگانا ناجائز اور عقد کو فاسد کرنے والی ہے کہ عقد بیع اس کا تقاضا نہیں کرتا اور اس میں عاقدین میں سے ایک کا نفع ہے اور ایسے عقد میں کوئی ایسی شرط لگانا، جس کا عقد تقاضا نہ کرے اور اس میں ایگریمنٹ کرنے والوں میں سے کسی ایک کا نفع ہو، عقد کو فاسد کر دیتا ہے۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں "ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع و شرط "ترجمہ: نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خریداری اور شرط سے منع فرمایا ہے۔

(المعجم الاوسط للطبرانی، باب العین، من اسمه عبد اللہ، ج4، ص335، مطبوعه دار الحرمین، قاھرہ)

تبیین الحقائق میں ہے: "أن کل شرط لا یقتضیه العقد وھو غیر ملائم له ولم یرد الشرع بجوازہ ولم یجز التعامل فیه وفیه منفعة لأھل الاستحقاق مفسد "ترجمہ: ہر وہ شرط جس کا نہ تو عقد تقاضا کر رہا ہو اور وہ عقد کے مناسب بھی نہ ہو، شرع سے اس کا جواز بھی ثابت نہ ہو اور اس پر تعامل بھی نہ ہو اور اس میں اہل استحقاق کی منفعت ہو تو ایسی شرط بیع کو فاسد کر دیتی ہے۔

(تبیین الحقائق، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج4، ص57، المطبعة الکبری الأمیریه، القاھرہ)

فتاوی عالمگیری میں ہے: "ولو قال أبیعک ھذا بثلثمائة علی أن یخدمنی سنة کان فاسدا لأن ھذا بیع شرط فیه الإجارۃ مختصرا "ترجمہ: اگر کسی نے کہا میں نے یہ (غلام) تجھے تین سو کے بدلے اس شرط پر فروخت کیا کہ یہ ایک سال تک میری خدمت کرے گا، تو یہ بیع فاسد ہے، کیونکہ یہ ایسی بیع ہے، جس میں اجارہ کی شرط لگائی ہے۔ **(عالمگیری، کتاب البیوع، الباب العاشر، ج3، ص135، دار الفکر، بیروت)**

(4)سود:

اس عقد میں سود کا عنصر بھی پایا جاتا ہے، کیونکہ اس عقد میں شروط فاسدہ پائی جاتی ہیں اور شروط فاسدہ سود کے حکم میں ہیں کہ عقد معاوضہ میں ایک ایگریمنٹ کرنے والے کو بغیر کسی معاوضے کے شرط والا نفع مل رہا ہے اور ایسا نفع سود ہوتا ہے۔

تبیین الحقائق میں ہے:" حقیقة الشروط الفاسدة هي زيادة ما لا يقتضيه العقد ولا يلائمه فيكون فيه فضل خال عن العوض، وهو الربا بعينه "ترجمہ: شروط فاسدہ کی حقیقت عقد میں ایک ایسی زیادتی کی ہے، جس کا عقد تقاضا نہیں کرتا اور نہ ہی وہ عقد کے مناسب ہوتی ہے، لہذا یہ عقد میں بغیر عوض کے زیادتی ہوتی ہے اور یہ بعینہ سُود ہے۔ (تبیین الحقائق، کتاب البیوع، ج4، ص131، المطبعة الکبری الأمیریه، القاهره)

(5)ناجائز اجارہ:

پروڈکٹ رینکنگ کا یہ طریقہ ناجائز اجارے پر مشتمل ہے کہ پروڈکٹ رینکنگ کرنے والے سے یہ طے کیا جاتا ہے کہ اگر وہ اپنے دیگر اکاؤنٹس سے بناوٹی خریداری کی صورت اپنا کر اچھے ریویوز دے، تو اس طرح اچھی رائے دینے کے بدلے فی اکاؤنٹ کے حساب سے اتنے پیسے دیں گے، اکاؤنٹ پر رائے دینا ایک منفعت ہے، جس کے بدلے مال لینا طے کیا جا رہا ہے اور مال کے بدلے اپنے منافع دینا اجارہ ہے، مگر یہاں جس کام پر اجارہ ہو رہا ہے، وہ جھوٹ اور دھوکا پر مشتمل ہے، اس لیے یہ اجارہ ناجائز و حرام اور اس کے بدلے مال لینا بھی ناجائز و حرام ہے کہ گناہ کے کام پر اجارہ ناجائز و باطل ہے، یا پھر یہ کہا جائے گا کہ محض اچھی رائے و مشورہ شرعاً قابل اجارہ ایسی منفعت ہی نہیں کہ جس کے بدلے میں مال لینا جائز ہو، لہذا بہر صورت یہ باطل طریقے سے ہی دوسروں کا مال لینا ہے، جس کی حرمت قرآن مجید میں موجود ہے۔

دوسرے کا مال باطل طریقے سے کھانے کی ممانعت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ۔ (پارہ5، سورۃ النساء، آیت29)

البحر الرائق میں ہے:" (ولا يجوز على الغناء والنوح والملاهي)؛ لأن المعصية لا يتصور استحقاقها بالعقد فلا يجب عليه الأجرة من غير أن يستحق عليه؛۔۔۔ وإن أعطاه الأجر وقبضه لا يحل له ويجب عليه رده على صاحبه۔۔۔ وفي المحيط ذمي استأجر من مسلم أو ذمي بيعة يصلي فيها لم يجز؛ لأن صلاة الذمي معصية وإن كانت طاعة في زعمه "ترجمہ: گانے نوحے اور لہو و لعب پر اجارہ جائز نہیں، کیونکہ معصیت کا عقد کے ذریعے استحقاق متصور نہیں، لہذا بغیر استحقاق کے اجرت واجب نہیں، اور اگر اس نے اجرت دے دی اور اجرت لینے والے نے قبضہ کر لیا، تو مالک کو لوٹانا واجب ہے۔ محیط میں ہے کہ ذمی نے

مسلمان یا ذمی سے کلیسا اجرت پر لیا کہ اس میں عبادت کرے، تو یہ اجارہ جائز نہیں، کیونکہ ذمی کی عبادت معصیت ہے، اگرچہ اس کے گمان میں اطاعت ہے۔ (البحرالرائق، جلد8، صفحہ23، بیروت)

بہار شریعت میں ہے: "گناہ کے کام پر اجارہ ناجائز ہے، مثلاً: نوحہ کرنے والی کو اجرت پر رکھا کہ وہ نوحہ کرے گی جس کی یہ مزدوری دی جائے گی۔ گانے بجانے کے لیے اجیر کیا کہ وہ اتنی دیر تک گائے گا اور اس کو یہ اجرت دی جائے گی۔ ملاہی یعنی لہو و لعب پر اجارہ بھی ناجائز ہے۔ گانا یا باجا سکھانے کے لیے نوکر رکھتے ہیں، یہ بھی ناجائز ہے۔ ان صورتوں میں اجرت لینا بھی حرام ہے اور لے لی ہو، تو واپس کرے اور معلوم نہ رہا کہ کس سے اجرت لی تھی، تو اسے صدقہ کر دے کہ خبیث مال کا یہی حکم ہے۔"

(بہار شریعت، جلد03، حصہ14، صفحہ144، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: "اگر کارندہ نے اس بارہ میں جو محنت و کوشش کی وہ اپنے آقا کی طرف سے تھی، بائع کے لیے کوئی دوادوش نہ کی، اگرچہ بعض زبانی باتیں اس کی طرف سے بھی کی ہوں، مثلاً: آقا کو مشورہ دیا کہ یہ چیز اچھی ہے، خرید لینی چاہیے یا اس میں آپ کا نقصان نہیں اور مجھے اتنے روپے مل جائیں گے، اس نے خرید لی جب تو یہ شخص عمرو بائع سے کسی اجرت کا مستحق نہیں کہ **اجرت آنے جانے، محنت کرنے کی ہوتی ہے، نہ بیٹھے بیٹھے دو چار باتیں کہنے، صلاح بتانے، مشورہ دینے کی۔**"

(فتاوی رضویہ، ج19، ص452، 453، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو صدیق محمد ابوبکر عطاری

05ذو القعدۃ الحرام1444ھ/26مئی2023ء

الجواب صحیح

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

دار الافتاء اہلسنت
darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جا سکتی ہے